کلمۃ المدیر

پاکستان کا نصاب تعلیم......بازیچۂ اطفال!

ایک عرصہ سے پاکستان کا نصاب تعلیم مختلف طبقوں میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ ہر گروہ اپنی پسند اور ناپسند کی بنیاد پر اس میں تغیر وتبدل اور ترمیم واضافہ چاہتا ہے۔ وہ طبقہ جو نصاب کے بنیادی ڈھانچے کو ختم کرنا چاہتا ہے ان کی منطق یہ ہے کہ موجودہ نصاب کسی طور حالات کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ اسمیں شامل مذہبی اور دینی مضامین قصہ پارینہ ہیں۔ قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم غیر ضروری ہے۔ عربی زبان پڑھانا ضیاع وقت کے سوا کچھ نہیں۔ جہاد کا تصور نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کے مترادف ہے۔ جبکہ شہادت کی فضیلت بیان کرنے سے مار دھاڑ کا غیر انسانی تصور ابھر کر سامنے آتا ہے۔ یہ محض چند سیاسی لیڈروں کی چال ہے۔ جو عوام کو گمراہ کرتے ہیں، ان کے خیال میں تحریک پاکستان کے مضامین بھی دوسری قوموں کے خلاف نفرت ابھارنے کے مترادف ہیں۔ محمد بن قاسم کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس نے بزور شمشیر سندھ کو فتح کیا۔ ان کے نزدیک موجودہ نصاب دینی تعلیم کا مرقع ہے۔ جس کی وجہ سے اس پر شدید تنقید کرتے ہیں۔ نصاب میں مسلم دنیا کا تصور مسلم دنیا کا لفظ بھی درست نہیں۔ حتی کہ اسلامی معاشرہ کا تذکرہ بھی نصاب میں نہیں ہونا چاہئے۔ ان خیالات پر مبنی ایک مفصل رپورٹ بعض نام نہاد محققین جن میں اے ایچ منیر اور احمد سلیم شامل ہیں نے حکومت کو پیش کی ہے۔ اور وطن عزیز کو سیکولر سٹیٹ بنانے کیلئے نصاب کے بنیادی ڈھانچے کو ختم کر کے اسے سیکولر بنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ بلاشبہ یہ رپورٹ مغرب زدہ ذہنیت کی اختراع ہے۔ احساس کمتری اور ذہنی پسماندگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جبکہ دوسرا طبقہ موجودہ نصاب میں مزید اسلامی تصورات عقائد، عبادات، اخلاقیات کو شامل کرنے کا حامی ہے۔ ان کے نزدیک پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس کا وجود دو قومی نظریئے پر قائم ہے۔ حالات کے تقاضے کچھ بھی ہوں، یہ مضامین نصاب میں شامل رہنے چاہئیں، تاکہ موجودہ اور آنے والی نسل پاکستان کے قیام اس کے مقاصد اور تقسیم ہند کے فلسفے سے بخوبی آگاہ ہو سکے۔ مذہبی اور دینی تعلیمات کے ضمن میں ناظرہ قرآن حکیم اس کا ترجمہ، نیز اسلامی معاشرے کی تشکیل اخلاقیات معاشی و سیاسی نظام کے متعلق مضامین شامل نصاب ہونے چاہئیں، تاکہ بحیثیت مسلمان وہ اپنی شناخت قائم رکھ سکیں۔

ہم اس سے قبل بھی ان صفحات پر بارہا نصاب کی اہمیت اور نسل انسانی پر اس کے اثرات پر اظہار خیال کر چکے ہیں لیکن موجودہ حالات اور بحث میں اپنا نقطہ نظر دوبارہ پیش کر رہے ہیں امید ہے کہ اہل اقتدار ٹھنڈے دل سے ان معروضات پر غور فرمائیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ کسی بھی ملک کا نصاب تعلیم ان کی تہذیب وثقافت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ قومی پہچان کا ذریعہ ہے۔ نصاب میں آرٹ فنون کے علاوہ فکری اور نظریاتی مضامین کا شامل کرنا از حد ضروری ہے۔ نوجوان نسل میں فکری راہنمائی نصاب کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔ جغرافیائی سرحدوں کے ساتھ ان کے نظریات کے تحفظ کا اہتمام بھی نصاب کا حصہ ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم عقیدہ توحید ورسالت، احکامات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کو نصاب کا حصہ بنائیں۔ اور پورے اہتمام کے ساتھ پڑھائیں۔ چونکہ تعلیم کا بنیادی مقصد نونہالوں کو ان کی اسلامی قومی شناخت کروانا ہے۔ ان میں فکری پختگی پیدا کرنا ہے۔ اسلامی عقائد کی روشنی میں آداب زندگی اور اخلاق کی تربیت دینا ہے۔ چونکہ اسلامی تصور حیات میں بے پناہ وسعت ہے لہٰذا یہ موجودہ تمام تقاضوں کو بآسانی پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور ہر دور اسلامی تعلیمات کا محتاج ہوتا ہے۔ عقائد وعبادات سے لیکر عسکری تربیت، صلہ رحمی، حقوق وفرائض سے

لیکر دیانت و امانت، عدل و انصاف تک مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کائنات میں بکھری بے پناہ نعمتوں سے استفادہ کر کے انہیں مخلوق کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کرنے کا پاکیزہ تصور دیتا ہے۔ انسانوں کے احترام کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کا بھی درس دیتا ہے۔ غیر مسلموں کے حقوق ادا کرنے انہیں مکمل تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مال و جان، عزت و آبرو کی حفاظت کا پابند بناتا ہے۔ اسلامیات کے نصاب میں ایسے مضامین شامل ہونے چاہئیں جن سے فکری و نظریاتی اساس پختہ ہو۔ اور طالب علم اسلامی معاشرے کا نمائندہ نظر آئے۔ جہاد کے بارے میں غلط تصورات کا خاتمہ تب ہی ممکن ہے۔ جب نصاب میں جہاد کی اہمیت، فوائد اور اس کی غرض و غایت شامل ہو۔ شہادت کا رتبہ اور اس کی فضیلت واضح کی گئی ہو۔ تشدد زبردستی اور انتہا پسندی جیسے منفی جذبات کی مذمت ہو۔ جہاد اور عام جنگ میں فرق کو واضح کیا جائے۔ حقوق کے تحفظ اور فرائض کی ادائیگی کیلئے اسلامی توجیہات کو نصاب کا حصہ قرار دیا جائے۔

بہت نامناسب ہوگا کہ اگر نوجوان نسل کو قیام پاکستان کے مقاصد سے آگاہ نہ کیا جائے، اور حصول پاکستان کے وقت پیش کی گئی قربانیوں کا تذکرہ نہ کیا جائے۔

ہندوؤں کی متعصبانہ روش اور غیر منصفانہ پالیسیوں کے متعلق بچوں کو بتایا جائے۔ انہیں مسلم قومیت کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے اور دو قومی نظریات کی اصلیت سے باخبر کیا جائے۔ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ کا صحیح تصور ان کے ذہنوں میں بٹھایا جائے۔ نیز اس ضمن میں کی گئی کوششوں کا حوالہ دیا جائے۔ اور مستقبل میں اس کی عملی شکل کا خاکہ پیش کیا جائے۔

نصاب میں اسلامیات یا دینیات کا حصہ رکھتے ہوئے شرمندگی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی معذرت خواہانہ انداز اختیار کرنا چاہئے بلکہ پوری شرح صدر کے ساتھ نصاب کو اسلامی ڈھالا جائے۔ کیونکہ بحیثیت مسلمان ہماری دینی اور دنیوی فلاح اس میں ہے۔

پاکستان میں موجود وہ طبقہ جو مغربیت سے کافی مرعوب ہے جن کے ہاں دینی اقدار اور شعار محض ذاتی و شخصی معاملات ہیں۔ اور وہ اسلامی علوم کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں ان کی شدید خواہش ہے کہ موجودہ حالات سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے، اور نصاب سے قرآنی آیات، اسلامی معاشرتی، سماجی، تہذیبی، و ثقافتی تصورات کو ختم کر دیا جائے، اور وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں ان پر پابندی لگادی جائے۔ ان کی محدود اور گھٹیا سوچ نے اگر موجودہ حکمرانوں کو کسی حد تک متاثر کیا ہے اور وہ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں پورے عزم کے ساتھ کوشاں ہیں اور انہیں بعض نام نہاد دانشوروں کی آشیر باد حاصل ہے۔ مزید وزارت تعلیم میں موجود بعض سیکولر ذہن کے ریسرچ آفیسرز ان کی معاونت کر رہے ہیں ان کی اولین ترجیح نصاب کو غیر اسلامی بنا کر وطن عزیز کو سیکولر اسٹیٹ بنانا ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ حکومت بزور قوت یہ فیصلہ نافذ کرے گی۔

ہم ان سطور کے ذریعے اہل اقتدار کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ یہ کام اتنا آسان نہیں جتنا کہ وہ سمجھ رہے ہیں نصاب میں کسی قسم کی بنیادی تبدیلی ملک کی موجودہ فضا کو مکدر کر سکتی ہے۔ اور اس پر شدید ردعمل کا مظاہرہ ہوگا۔ اور قوم کسی طور پر اس کو قبول نہیں کرے گی۔ بلکہ شدید مزاحمت ہوگی۔ لہٰذا بھول کر بھی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہئے جس سے پاکستان کا موجودہ تعلیمی نظام درہم برہم ہو۔ بلکہ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ موجودہ نصاب بہتر بنانے کیلئے آل پاکستان تعلیمی کانفرنس منعقد کریں، اہل علم علماء و ماہرین تعلیم، اساتذہ اور دانشوروں کو بلا کر مشاورت حاصل کی جائے اور اس کی روشنی میں مثبت فیصلے کئے جائیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت جلد بازی میں کوئی ایسا فیصلہ کرنے کی حماقت نہیں کرے گی جس کے نتائج آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑیں۔ اور وطن عزیز جو کہ بے پناہ قربانیوں سے حاصل ہوا تھا پھر کسی آزمائش سے دوچار نہ ہو۔ محض اپنے آپ کو روشن خیال اور اعتدال پسند ثابت کرنے کے لئے نصاب تعلیم سے اسلامیات اور قومی شناخت کو ختم کرنے کی جسارت بزدلی کے مترادف ہے۔ جس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

ہم یہاں پاکستان میں موجود تمام دینی جماعتوں کے قائدین اور سیاسی راہنماؤں سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ کم از کم نصاب سازی میں مشترکہ موقف اختیار کریں نصاب کی آڑ میں سیاسی فوائد حاصل نہ کریں بلکہ اس کیلئے کھلے دل سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ایک نصاب پر اجتماعی سوچ اپنائیں اور حکومت کو بھی یہ فیصلہ قبول کرنے پر مجبور کریں، اگر

انہوں نے اتحاد کا مظاہرہ کیا تو حکومت خود ہی گھٹنے ٹیک دے گی۔ پاکستان میں موجودہ دینی مدارس کے وفاقوں اور تنظیمات سے بھی درخواست ہے کہ وہ خود آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس.........سرگودھا !

8-9 اپریل 2004ء بروز جمعرات جمعہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس سرگودھا میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت مرکزی امیر علامہ پروفیسر ساجد میر کریں گے، جس میں اندرون اور بیرون ملک سے ممتاز علماء مشائخ، دانشور، وکلاء، اساتذہ خطاب کریں گے۔

یہ کانفرنس ایک ایسے وقت میں منعقد ہو رہی ہے جب امت مسلمہ نہ صرف انتشار کا شکار ہے بلکہ انتہائی کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہر طرف دشمن کی یلغار ہے اور وہ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل میں دن رات کوشاں ہے۔ اسلامی دنیا بے پناہ افرادی قوت و دولت، قدرتی وسائل اور اہم جغرافیائی محل وقوع کے باوجود شکست خوردہ دکھائی دیتی ہے۔ اور مسلمانوں پر ظلم وستم میں دشمنوں کے معاون بنے ہوئے ہیں افغانستان اور عراق میں امریکی جارحیت فلسطین میں یہودیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام، کشمیر میں بھارتی سورماؤں کا نہتے کشمیریوں کے خلاف فوجی ایکشن اور دہشت گردی اور القائدہ کے نام پر تمام ممالک میں مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ آج کے سلگتے مسائل ہیں۔ قومی سطح پر بھی پاکستان کے سیاسی معاشی، سماجی، خارجی اور داخلی حالات تسلی بخش نہیں ہیں۔ ملک میں بدامنی عروج پر ہے۔ دہشت گردی کے خطرات منڈلا رہے ہیں۔ وانا آپریشن خانہ جنگی کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ ملک میں مہنگائی، لاقانونیت، چوری، راہزنی قتل وغارت، اغوا، عصمت دری جیسے مسائل نے عوام کو پریشان کر رکھا ہے۔ موجودہ حکومت ناپائیدار ہے۔ شخصی حکومت کا تصور ہے۔ تمام مفادات ایک شخص کے گرد گھومتے نظر آتے ہیں ان حالات میں کوئی مسیحا نظر نہیں آتا۔ جو قوم کو ان مشکلات سے نکال سکے۔

پاکستان میں موجودہ سیکولر طبقہ نے ان حالات سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور ان تمام لوگوں کو منظم کیا ہے جو دین بیزار ہیں، اور جو لادینیت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اور وطن عزیز کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں بے شمار ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔

ان حالات میں آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد وقت کا اہم تقاضا ہے، جس کے ذریعے نہ صرف ان مسائل پر کھل کر بحث ہوگی، اور مقررین کتاب وسنت کی روشنی میں ان کا حل بھی پیش کریں گے۔ اور قوم کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

یہ عظیم الشان اجتماع قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کیلئے سنگ میل ثابت ہوگا اور پاکستان کو صحیح اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ اور لادین عناصر کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکے گا ان شاءاللہ

پاکستان کے سیاسی سماجی رخ کو تبدیل کرے گا اور اس کے ذریعے قوم کی صحیح فکری راہنمائی کی جائے گی اور اسلام کے پرامن پیغام کو عام کرنے کا نادر موقع ملے گا اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں کا محاسبہ کیا جائے گا اور دین کے سنہری اصولوں اور تعلیمات پر لوگوں کا اعتماد بحال کیا جائے گا محاسن اسلام کا تذکرہ ہوگا۔ اور اسلامی عقائد توحید و رسالت کا پرچار ہوگا۔ ختم نبوت کی حقیقت بیان کی جائے گی۔ اور خلافت اسلامیہ کے قیام کیلئے اہلحدیث کی خدمات کا تذکرہ ہوگا۔

غلبہ اسلام کیلئے اکابر علماء اہلحدیث کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا، اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا کانفرنس کے شرکاء کو مثبت فکر دی جائے گی۔

فرقہ واریت، دہشت گردی کی حوصلہ شکنی ہوگی اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا کی جائے گی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے عملی جدوجہد کرنے کا عزم کیا جائے گا۔ جہاد کے بارے میں بعض ناداں دوستوں کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پیدا ہوئیں ان کا ازالہ کیا جائے گا۔ اور صحیح اسلامی جہاد اس کی اہمیت وغرض وغایت سے آگاہ کیا جائے گا۔

یہ مثالی کانفرنس پاکستان کی فضا میں ہوا کا تازہ جھونکا ثابت ہوگی۔ جس کے اثرات تادیر رہیں گے، ان شاءاللہ

تمام کارکنوں اور بہی خواہوں سے درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں بھرپور حصہ لیں اور بنفس نفیس نہ صرف خود بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شریک کریں۔